حافظ صلاح الدین یوسف

تفسیر سورۃ الفاتحہ

اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں جو شفائی تاثیر اور برکت رکھی ہے' اس سے بھی اس سورت کی فضیلت و اہمیت واضح ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث میں یہ واقعہ بیان ہوا ہے کہ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ کا گزر عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے ہوا' انہوں نے صحابہ کی مہمان نوازی نہیں کی۔ اتفاق سے اسی اثناء میں قبیلے کے سردار کو بچھو (یا سانپ وغیرہ) نے ڈس لیا۔ وہ لوگ صحابہ کے پاس آئے اور پوچھا' کیا آپ کے پاس اس کا کوئی علاج یا دم ہے؟ صحابہ نے جواب دیا' تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی' اس لئے ہم اس وقت تک کچھ نہ کریں گے جب تک تم ہمارے لئے کوئی معاوضہ طے نہیں کرو گے۔ چنانچہ انہوں نے کچھ بکریاں دینے کا وعدہ کر لیا۔ پس ان میں سے ایک شخص نے سورہ فاتحہ (ام القرآن) پڑھنی شروع کی' وہ منہ میں تھوک جمع کرتا اور اس پر تھتکارتا' پس ان کا سردار ٹھیک ہو گیا اور وہ بکریاں لے کر ان کے پاس آئے۔ (صحابہ نے وہ بکریاں لے لیں' لیکن) انہوں نے کہا کہ اس کی بابت ہم پہلے رسول ﷺ سے پوچھیں گے۔ چنانچہ انہوں نے آکر نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے مسکرا کر فرمایا' تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ یہ سورۃ دم ہے۔ (یعنی اس سے دم کیا جا سکتا ہے) تم یہ بکریاں بکریاں لے لو' اور میرے لئے بھی اس میں حصہ رکھو۔

ایک دوسری روایت میں الفاظ ہیں کہ اس معاوضے پر بعض صحابہ نے اپنے ساتھی پر اعتراض کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا:

ان احق ما اخذ تم علیه اجرا کتاب الله۔

ترجمہ:۔ جس پر تم معاوضہ لے سکتے ہو' ان میں سب سے زیادہ حق دار اللہ کی کتاب ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ:

قبیلے والوں نے ۳۰ بکریاں دیں اور سب صحابہ کو دودھ بھی پلایا۔ (صحیح بخاری' الطب' باب الرقی بفاتحۃ الکتاب' وباب النفث فی الرقیۃ۔ رقم ۵۷۳۶' ۵۷۳۷' ۵۷۴۹' فضائل القرآن' باب فضل فاتحۃ الکتاب' رقم ۵۰۰۷۔ کتاب الاجارۃ' باب نمبر ۱۶' رقم ۲۲۷۶۔ صحیح مسلم' السلام' باب جواز اخذ الاجرۃ علی الرقیۃ بالقرآن والاذکار' رقم ۲۲۰۱ اور دیگر سنن)

اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی آتا ہے' حضرت خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا' تو وہاں کے لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ اس شخص (پیغمبر) کے پاس سے خیر لائے ہیں' پس ہمارے اس آدمی کو دم کر دیں اور وہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ایک پاگل آدمی کو لائے' وہ اس پر صبح و شام تین دن سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے رہے۔ وہ سورہ فاتحہ پڑھتے اور اپنا تھوک جمع کرتے اور اس پاگل پر تھتکار دیتے' تین دن کے بعد وہ گویا رسیوں سے آزاد ہو گیا (یعنی صحیح ہو گیا) انہوں نے اس خوشی میں انہیں کچھ چیزیں دیں' وہ یہ چیزیں لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا یہ واقعہ بیان فرمایا۔ آپ نے یہ واقعہ سن کر فرمایا:

فلعمری لمن اکل برقیة باطل' لقد اکلت برقیة حق۔

ترجمہ:۔ میری زندگی کی قسم' جو لوگ باطل دم کے ذریعے سے مال کھاتے ہیں (ان کا وبال انہی پر ہے) تاہم تو نے صحیح دم کے ذریعے سے یہ چیزیں حاصل کی ہیں۔"

(سنن ابو داؤد' البیوع' باب فی کسب الاطباء۔ الفتح الربانی' الطب' باب الرقیۃ بالقرآن)

حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ یہ واقعہ پہلے واقعے سے مختلف ہے۔

(فتح الباری' الاجارۃ' باب ۱۶)